سلسلہ تصوف نمبر ۱۲۲

اردو ترجمہ کتاب

روضۃ القیومیہ

رکن اول و رکن دوم

از

تصنیف جناب خواجہ ابو الفیض کمال الدین محمد احسان بن حضرت شیخ حسن احمد بن شیخ محمد ہادی بن امام الطریقت مروج الشریعت حضرت شیخ محمد عبید اللہ بن حضرت عروۃ الوثقی معصوم ثانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

رکن اول

در احوال خزینۃ الرحمۃ مجدد الف ثانی معہ احوال فرزندان و خلفائے آنجناب رضی اللہ عنہم

رکن دوم

در احوال قیوم ثانی عروۃ الوثقی معصوم ثانی معہ احوال فرزندان و خلفائے آنجناب رضی اللہ عنہم

جسے

ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی تاجران کتب قومی

کوچہ ککے زئیاں منزل نقشبندیہ بازار کشمیری

لاہور

بصرف زر کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر

سیوک اسٹیم پریس لاہور باہتمام گوکل چند پرنٹر کے چھپوایا

قیمت ہر دو رکن عہ

ذکر در بیان

سال شانزدہم از تجدید الف قیومیت حضرت قیوم اول مجدد الف ثانیؒ وطلبیدن آنحضرت را سلطان ہند وتکلیف کردن سجدہ وابا نمودن آنجناب از سجدہ سلطان وحبس کردن والئے ہند حضرت قیوم اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ را

حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالےٰ عنہ کو الہام ہوا۔ کہ جب تک اپنے نفس پر تکلیف گوارا نہ کرو گے۔ دین متین کی تجدید نہ ہو گی۔ اور کفر کی تاریکی سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی سے مبدل نہ ہو گی۔ اور نہ ہی دین کو فروغ اور زینت حاصل ہو گی۔ اور خلقت ہدایت سے محروم ہوجائیگی۔ اگر یہ باتیں ملحوظ ہوں تو تکلیف برداشت کرلو۔ جیساکہ گذشتہ انبیا کفار سے تکلیفیں اٹھاتے آئے ہیں۔ تو اُن کے دین کو رواج ہوا ہے۔ انبیا اولوالعزم سے لازمی تھا کہ وہ کافروں سے جہاد کریں۔ اور اُن کی اذیتوں کو برداشت کریں تمہیں معلوم ہے کہ خاصکر حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار سے کیسی کیسی صعوبتیں اٹھائیں۔ علاوہ ازیں حق تعالےٰ کی عظمت وجلالت کے بعض اسمائ ایسے ہیں۔ کہ اُن کی سیر بغیر تکلیف اٹھائے ہو نہیں سکتی۔ تمہارے لئے ضروری ہے۔ کہ پیغمبری سنت کا استعمال اپنے حق میں کرو +

حضرت قیوم اوّل رضے اللہ تعالےٰ عنہ اس الہام کے بعد قضائے پروردگار پر راضی ہوئے۔ اور مصیبت کو برداشت کرنے کے لئے پورے طور پر مستعد ہوئے۔ صبر کو اپنا شعار بنا لیا۔ اور اپنے تمام مریدوں اور خلیفوں کو اس امر کی اطلاع دے دی! ورسب کو صبر وتحمل کے واسطے تاکید کی +

القصہ جب وزیر کے بہکانے سے جہانگیر حضرت قیوم اول رضے اللہ عنہ کی طرف سے سخت بدظن ہو گیا۔ جیساکہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اور وزیر بے تدبیر معہ مخالفان دین متین دن رات اسی فکر میں تھا۔ کہ آنحضرت رضے اللہ تعالےٰ عنہ کو کس قسم کی تکلیف پہنچائی جائے ایک روز تمام مخالفوں نے قلعہ میں بادشاہ کے روبرو یہ تجویز پیش کی۔ کہ ایک لشکر جرار بھیجکر اچانک شیخ صاحب کو معہ مریدوں کے قتل کروا دینا چاہیئے۔ وزیر نے کہا۔ یہ